مؤلف

ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم المیراث

مؤلف

صفی احمد مدنی

ناشر

مکتبہ ترجمان، دہلی

نام کتاب : علم المیراث

مؤلف : صفی احمد مدنی

صفحات : 60

تعدادِ اشاعت : دو ہزار

ہدیہ :

اشاعتِ اول : ۲۰۱۶ء-۱۴۳۷ھ

کمپوزنگ : سہیل گرافکس، حیدرآباد Ph.9246161020

ناشر : مکتبہ ترجمان، دہلی

فہرست

پیش لفظ

مفید علوم بذاتِ خود جو بھی ہوں وہ مطلوب و مرغوب ہیں اور ان کی اہمیت وضرورت اور افادیت مسلم ہے۔ مگر کچھ علوم ایسے ہیں جن کا حاصل کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان پر فرض ہے اور جن کے بغیر انسان دنیا وآخرت میں کامیاب وسرخرو نہیں ہوسکتا۔ علم فرائض ومیراث اُنہی مفید علوم میں سے ہے۔ چونکہ اس کا تعلق دین ودنیا دونوں سے ہے اس لیے اس کی اہمیت وضرورت مزید دو چند ہو جاتی ہے۔ علم فرائض ومیراث بہت مہتم بالشان علم ہے۔ اس کو نصف علم بھی کہا گیا ہے اور اس کے حصول کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم.

یہی وہ علم ہے جو قیامِ عالم اور بقائے دنیا کا ضامن ہے۔ اگر یہ علم اٹھ گیا اور اس کو تعلیما اور عملا ترک کر دیا گیا تو سمجھ لینا چاہئے کہ اب دنیا خود بخود عدم کی طرف تیزی سے جا رہی ہے اور قیامت قریب آرہی ہے، کیونکہ یہی وہ عظیم علم ہے جو دنیا سے سب سے پہلے اٹھا لیا جائے گا اور صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔

کچھ علوم ایسے ہیں جو انسان کی زندگی کے عائلی مسائل کو حل کرتے ہیں اور کچھ ایسے علوم بھی ہیں جو اس کی موت کے بعد کام آتے ہیں۔ علم میراث کے ذریعہ انسان کی موت کے بعد جتنے حقوق میت اور اس کے رشتہ داروں وغیرہ سے متعلق ہوتے ہیں حل کئے جاتے ہیں۔ آدمی کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء کے مابین میراث کی تقسیم کا مسئلہ بہت ہی اہم ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کے قرض اور دیگر معاملات مثلاً کفن، دفن اور تجہیز وتکفین کے مسائل ڈائرکٹ میت سے متعلق ہوتے ہیں اور ان سب کے سلسلہ میں اسلام کی واضح ہدایات موجود ہیں، جن کا جاننا ایک مسلمان کا فرض ہے، تاکہ مرنے والا انسان خود اپنی زندگی میں ان مسائل سے واقف ہو کر دنیا کو خیرآباد کہہ کر آخرت کی طرف سدھارنے سے پہلے ان حقوق کی ادائیگی کے لیے تیار ہو جائے، کیونکہ وہ دنیا والوں کو چھوڑ کر آخرت میں اپنے مولیٰ کے روبرو ہوا چاہتا ہے۔ ان مسائل میں سے قرض وسلف کے مسائل کے علاوہ وصیت کے مسائل بھی اہم ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اللہ جل شانہ نے مسائل میراث اور وصیت کو قرآن کریم میں متعدد مقامات پر تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ ویسے بھی

اسلام میں حقوق ومعاملات کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس کو قرآن وحدیث میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ محترم امامان دین اور محدثین وفقہائے کرام رحمہم اللہ نے تقریباً اپنی تمام تصنیفات میں ان مسائل کو شامل کیا ہے۔ کیونکہ جس شخص نے دنیا میں اپنے حقوق ومعاملات کو درست نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کو کما حقہ ادا نہیں کرسکتا۔ اس لیے کہ عبادت محضہ روزہ، نماز، حج وزکوۃ وغیرہ عبادت کے دس حصوں میں سے ایک ہے اور بقیہ حقوق العباد اور معاملات کے نو (۹) حصے ہیں۔

قرآن کریم نے میراث کے مسئلہ کو نماز وروزہ اور حج وزکوۃ کے مسائل سے بھی زیادہ وضاحت سے بیان فرمایا ہے جس سے ایک مومن کی زندگی میں علم میراث کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسائل وحصص فرائض ومیراث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: "فریضہ من اللہ" (النساء: ۱۱) کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حصے ہیں۔ ایک دوسری جگہ فرمایا: "تلک حدود اللہ" (النساء: ۱۳) کہ یہ اللہ تعالیٰ کی متعین کی ہوئی حدیں ہیں۔ اور ان حدوں کو پھلانگنے پر بایں الفاظ وعید سنائی: "ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین". (النساء: ۱٤) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ ایسوں ہی کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی اللہ کے مقرر کردہ حصوں کی ادائیگی کی بڑی تاکید وارد ہوئی ہے۔ فرمایا: "الحقوا الفرائض باھلھا" (بخاری: ٦٧٣٢)

ان آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کی روشنی میں میراث کے مسئلہ کی اہمیت وافادیت اور ضرورت کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر علماء اسلام نے فرائض ومیراث کے سلسلہ میں گرانقدر تصنیفات چھوڑی ہیں۔ اس دور میں بھی متعدد کتابیں اس فن میں تالیف کی گئی ہیں۔ جماعت کے معروف عالم دین، جناب مولانا صفی احمد مدنی حفظہ اللہ نے ایک مختصر مگر اہم کتاب تصنیف فرمائی ہے، جو علم میراث کے تمام ضروری مسائل پر مشتمل ہے۔ جس سے ایک مبتدی طالب علم سے لے کر دین کا عام ادراک رکھنے والا بھی ضروری مسائل سے واقف ہوجائے

گا۔ مولانا چونکہ باصلاحیت اور قابل عالم دین ہیں، درس وتدریس کا بڑا تجربہ رکھتے ہیں، تلنگانہ میں علماء کے سرخیل ہیں اور متعدد کتابوں کے مولف ہیں، اس لیے انہوں نے اس اہم اور ادق مسئلہ میں بھی عام فہم طریقہ تحریر اور سادہ اسلوب بیان اپنایا ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اس سے قبل عقیدہ جیسے اہم موضوع پر مولانا کی مترجم کتاب شائع کر چکی ہے اور اس وقت زیر نظر کتاب اس اہم موضوع پر شائع کر کے تمام قارئین کرام سے امید کرتی ہے کہ انہیں یہ پیش کش پسند آئے گی اور مقبول عام وخاص اور مفید ونافع خلق ہوگی۔ ہم مولانا موصوف کے شکریہ کے ساتھ اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولف، ناشر اور جملہ متعلقین کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

شکر وسپاس وحمد رب باری تعالیٰ کے بعد بڑی ناسپاسی ہوگی اگر امیر محترم جناب حافظ محمد یحییٰ دہلوی ان کے نائبین جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب ڈاکٹر سید عبدالعزیز سلفی اور ہمہ وقت ہمدم وہمقدم رہنے والے ناظم مالیات جناب الحاج وکیل پرویز صاحب، نائب ناظم جناب مولانا ریاض احمد سلفی اور جملہ اراکین عاملہ وشوریٰ کا شکریہ ادا نہ کروں۔ نیز جملہ معاونین خصوصا اس طویل اشاعتی پروجیکٹ میں تعاون کرنے والے حضرات کا ممنون ہوں۔ اس کے علاوہ شریک عمل لوگوں میں ہمارے مخلص کارکنان خصوصا دعاء وشکر کے مستحق ہیں جو ہمہ وقت درکار جمعیت لگے رہتے ہیں ان لائق ذکر رفقاء کار وعزیزوں میں مولانا عبدالمنان سلفی، مولانا رحمت اللہ سلفی، ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی، مولانا محمد احمد سلفی، مولانا محمد رئیس فیضی، مولانا ضیاء الحق فیضی، مولانا جمیل اختر سلفی، مولانا عبدالواحد فیضی، مولانا عباس عمیم فیضی، محمد بشیر، منصور رحمانی، عبدالباری اور ابوالخیر سلمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

اللہ تعالیٰ قارئین کرام کو اس اہم علمی پیشکش کے اضافہ سے استفادہ کی توفیق دے۔ مولیٰ تیرا ہی کرم ہے اور تیرا ہی آسرا۔ وصلی اللہ علی النبی وسلم

کتبہ

اصغر علی امام مہدی سلفی۔

ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

یکم رمارچ ۲۰۱۶ء مطابق ۲۱ رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین، اما بعد!

علم المیراث اسلامی علوم میں اہم علم وفن ہے، اور اس کی ضرورت ہمیشہ پیش آتی رہتی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ترکہ کی تقسیم اور وارثین کی تعیین فرمادی ہے، اس طرح اہل اسلام جھگڑے وفساد سے بچ گئے۔ کیونکہ اللہ کا حکم ماننا ہر مسلمان پر لازم ہے اور اللہ کے احکام حکمت وخیر پر مبنی ہیں۔

اسلام کے قانون میراث کا دیگر مذاہب وقوانین سے تقابل کیا جائے تو اسلام کے احکام میراث کی عمدگی و برتری ثابت ہوجاتی ہے اور اس سے بہتر احکام وقوانین نہ کسی مذہب میں ہیں اور نہ انسانی عقل بنا سکتی ہے۔

احکام میراث مختصر ہیں، قرآن کریم کی سورۂ نساء کی چار آیات اور بعض احادیث نبویہ میں بیان کئے گئے ہیں اگر ربط میں رہیں تو ذہن میں حاضر رہتے ہیں ورنہ ذہن سے غائب ہوجاتے ہیں۔ اسی لئے احادیث شریف میں علم میراث کو سیکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بہت سے مسلمان مال ومتاع کی حرص میں اس قدر مبتلا ہیں کہ احکام الٰہی کے مطابق ترکہ کو تقسیم کرنے کے بجائے من مانی کرتے ہیں اور کمزور کا حق دبا دیتے ہیں، یہ صریح ظلم اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ نے فرمایا: تلك حدود الله فلا تعتدوها۔ ”یہ اللہ کے مقرر کردہ حقوق ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرو“۔ حقدار کو اس کے حق سے محروم کرنا

یا اس کے حق کو کم کرنا حرام ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اللہ کے مقرر کردہ حقوق کو ان کے حق داروں تک پہنچائیں اور کسی قسم کی کوتاہی و تاخیر نہ کریں۔ اس سے اللہ کی رحمت و برکت حاصل ہوگی۔ اہل علم و ذمہ داران ملت پر لازم ہے کہ مسلمانوں کو احکام میراث پر مکمل عمل کی دعوت دیں۔ اصل آزمائش معاملات اور انسانی حقوق میں ہوتی ہے جو بندوں کے حقوق کو ادا کیا اور مال کی لالچ سے بچ گیا وہ کامیاب ہوگیا۔

جامعۃ البنات حیدرآباد، اور جامعۃ المفلحات حیدرآباد میں سالہا سال تک علم الفرائض کی تدریس میرے ذمہ تھی اور معروف کتاب "السراجی فی المیراث" داخل نصاب تھی۔ سراجی جامع و مختصر کتاب ہے۔ طالبات کے لئے یہ بالکل نیا فن ہوتا تھا اس لئے تشریحی نوٹس لکھوادیتا تھا۔ بعد میں احباب کی فرمائش اور ضرورت کے تحت ارادہ ہوا کہ ان نوٹس کو چھپوادیا جائے تاکہ طلبہ اور عام شائقین کو فائدہ ہو، اور اردو داں طبقہ بھی مستفید ہو۔ ان شاء اللہ۔

اس کتاب کے بیشتر مضامین السراجی فی المیراث اور "الرائد فی علم الفرائض، للشیخ محمد العید الخطراوی سے ماخوذ ہیں، کچھ کا اضافہ میں نے کیا ہے، تاکہ آج کے ذہن ومزاج کی ضرورت مکمل ہو۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذخیرہ آخرت بنادے۔ میں ان تمام علماء کرام اور معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میری مدد کی۔ جزاھم اللہ خیرا۔

صفی احمد مدنی

حیدرآباد

بروز جمعہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

مطابق ۲۲ جنوری ۲۰۱۶ء

علماء کرام کی آراء

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین، اما بعد!

اسلامی شریعت میں علم میراث کی بڑی اہمیت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم میراث کو نصف علم قرار دیا ہے، لیکن مقام افسوس ہے کہ بہت سے مسلمان میراث کے احکام پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اور بہت سے وارثین کو ان کے حق سے محروم کر دیتے ہیں۔ حالاں کہ نماز کی طرح احکام میراث پر عمل کرنا فرض ہے۔

مؤلف کتاب مولانا صفی احمد مدنی حفظہ اللہ جامعہ سلفیہ بنارس اور جامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں اور مجلس علمائے اہلحدیث کے صدر بھی ہیں۔ اور آپ متعدد کتب کے مؤلف ومترجم ہیں۔ آپ نے "علم المیراث" کی تالیف میں بڑی محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے کام لیا ہے، ان شاء اللہ یہ کتاب طلبہ ومدرسین کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اور ہر مسلمان کے لیے لائق مطالعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے مقبول فرمائے اور توشہ آخرت بنائے۔ آمین

ابوالکلام عبداللہ مدنی	سید واجد حسن مدنی	محمد رفیق سلفی
مدیر جامعۃ المفلحات، حیدرآباد	نائب امیر جمعیت اہلحدیث حیدرآباد وسکندرآباد	شیخ جامعۃ المفلحات، حیدرآباد

یکم فروری ۲۰۱۶ء

آیات میراث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱

لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۗ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۗ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۗ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۗ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۗ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

(سورۃ النساء)

ترجمہ: مردوں کے لئے ایک حصہ ہے اس ترکہ میں سے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے۔ اور عورتوں کے لئے ایک حصہ ہے، اس ترکہ میں سے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے۔ ترکہ کم ہو یا زیادہ اس مین ایک مقررہ حصہ ہے (۷) اور تقسیم ترکہ کے وقت رشتہ دار، یتیم اور مساکین حاضر ہوں تو تم ان کو اس میں سے کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو۔ (۸)

اللہ تم کو تمہاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے۔ مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اگر صرف بیٹیاں ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو اس کا ترکہ کا آدھا ملے گا۔ اگر میت کو اولاد ہو تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹواں

حصہ ملے گا۔ اگر میت لاولد ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو ماں کو ایک تہائی ملے گا۔ اگر میت کے بھائی بہن ہوں تو ماں کو چھٹواں حصہ ملے گا، وصیت کو نافذ کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد تمہاری اولاد اور تمہارے ماں باپ تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔ اللہ کی طرف سے مقررہ حصہ ہے۔ بے شک اللہ خوب جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔ (۱۱)

تم کو تمہاری بیویوں کے ترکہ میں سے آدھا ملے گا اگر ان کی اولاد نہ ہو۔ اور اگر ان کی اولاد ہو تو تم کو ان کے ترکہ میں سے چوتھا حصہ ملے گا۔ وصیت کے نافذ کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور تمہاری بیویوں کو تمہارے ترکہ میں سے چوتھا حصہ ملے گا اگر تم کو اولاد نہ ہو۔ اگر تمہاری اولاد ہو تو انہیں تمہارے ترکہ میں آٹھواں حصہ ملے گا۔ وصیت کے نافذ کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اگر کوئی مرد یا عورت کلالہ ہو اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹواں حصہ ملے گا۔ اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ ایک تہائی میں حصہ دار ہوں گے۔ وصیت کے نافذ کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد کسی کو نقصان پہنچائے بغیر۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے۔ اور اللہ خوب جاننے والا اور خوب بردبار ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہی زبردست کامیابی ہے۔ (۱۳) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے حدود سے تجاوز کرے گا وہ اس کو آگ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔ (۱۴)

والدین اور رشتہ داروں نے جو ترکہ چھوڑا ہے ان میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے وارث مقرر کیا ہے۔ اور جن سے تمہارے معاہدے ہو چکے ہیں تو تم ان کے لئے

ان کا حصہ دیدو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر گواہ ہے (۳۳)

وہ آپ سے فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تم کو کلالہ کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص مرجائے اور وہ لاولد ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اور اگر دو ہوں تو ان کو دو تہائی ترکہ ملے گا۔ اگر بھائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے واضح کرتا ہے تا کہ تم نہ بھٹک جاؤ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (۱۷۶)

سوالات

۱۔ قرآن کریم کی کتنی آیات میں میراث کے احکام بیان کئے گئے ہیں؟

۲۔ آیات میراث سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

۳۔ تقسیم ترکہ کے وقت مسکین و یتیم آجائیں تو ان کو کتنا دینا چاہیے؟

تشریح آیات میراث

سورہ نساء کی آیات میں احکام میراث کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان آیات کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل احکام ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) ترکہ میں مرد بھی وارث ہوں گے اور خواتین بھی۔

(۲) وراثت کی وجہ ولدیت اور رشتہ داری ہے۔

(۳) ترکہ کم ہو یا زیادہ اس کو مستحقین میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔

(۴) تقسیم ترکہ کے وقت غیر وارث رشتہ داروں اور ضرورت مند کا خیال رکھا جائے گا اور ان کو ترکہ میں کچھ حسب حیثیت دیا جائے گا۔

(۵) بیٹے اور بھائی کو بیٹی اور بہن کے مقابل دوگنا ملے گا۔

(۶) خواتین کو یعنی بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کو وراثت سے محروم رکھنا جائز نہیں ہے۔

(۷) تقسیم ترکہ سے قبل میت کے قرض کو ادا کیا جائے گا۔

(۸) قرض کی ادائیگی کے بعد میت نے اگر وصیت کی ہو تو ایک تہائی ترکہ تک اس کی وصیت کو نافذ کیا جائے گا۔

(۹) غریب رشتہ داروں اور غریب دوست و احباب اور دینی کاموں کے لئے وصیت کرنا مستحب ہے۔

(۱۰) اللہ نے وارثین کے حصے مقرر کر دیے ہیں، ان میں کمی یا اضافہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۱) اللہ کے مقرر کردہ حصے قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے لازم ہیں۔ ان کے خلاف کرنا یا لاپرواہی کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۲) اگر میت کی وصیت یا قرض کے اقرار سے وارثین کے لئے ضرر ظاہر ہو تو حاکم اور اہل علم اس کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

بعض احادیث نبویہ

۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”شروع اسلام میں ترکہ اولاد کے لئے ہوتا تھا اور وصیت ماں باپ کے لئے۔ اللہ نے اس کو منسوخ کر دیا اور بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ مقرر فرمایا اور ماں باپ کے لئے چھٹواں حصہ اور بیوی کے لئے چوتھا اور آٹھواں حصہ اور شوہر کے لئے آدھا اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا“۔ (سنن ابی داؤد)

۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کے وارثین میں ایک بیٹی اور ایک پوتی اور بہن تھی۔ انہوں نے کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ سناؤں گا بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹواں اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔ (بخاری)

۳۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے“۔ بخاری و مسلم)

۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: میں بیمار تھا اور بے ہوش ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ مجھے ہوش آیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بیمار ہوں اور میری اولاد نہیں ہے میرا وارث کون ہوگا؟ تو کلالہ کی آیت اتری۔ (مسلم)

۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: سعد بن ربیع کی بیوہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی۔ یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں۔ سعد کے بھائی نے

سعد کے سارے مال کو لے لیا ہے اور بغیر مال کے عورت کا نکاح نہیں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے سعد کے بھائی کو بلوایا اور فرمایا: سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی ترکہ دیدو اور بیوہ کو آٹھواں حصہ اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے (ابن ماجہ)

٦۔ قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نانی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا حصہ مانگنے کے لئے آئی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کتاب اللہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا مجھ علم نہیں ہے۔ تم چلی جاؤ میں لوگوں سے معلوم کروں گا۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھٹواں حصہ دیا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری تائید کون کرے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور مغیرہ بن شعبہ کی تائید کی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نانی کو چھٹواں حصہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دادی اپنے حصہ کو مانگنے کے لئے آئی۔ انہوں نے کہا: تمہارے لئے کتاب اللہ میں کسی حصہ کا ذکر نہیں ہے اور جو فیصلہ ہوا تھا وہ نانی کے لئے ہے میں حصوں میں اضافہ نہیں کر سکتا ہوں، وہی چھٹواں حصہ ہے۔ تم دونوں اس کو بانٹ لینا۔ اگر ایک ہی ہو تو اسی کا ہو جائے گا۔ (ابن ماجہ)

٧۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حقیقی بھائی بہن ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں علاتی بھائی بہن وارث نہ ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

٨۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بچہ نے چیخا تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور وہ وارث ہوگا (یعنی ماں کے پیٹ سے بچہ زندہ نکلا تو وہ وارث ہوگا اگرچہ اس کی زندگی ایک منٹ کی ہو)۔ (سنن ابی ماجہ)

۹۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: عورت اپنے شوہر کے ترکہ اور دیت کی وارث ہوگی۔ اور مرد اپنی بیوی کی دیت اور ترکہ کا وارث ہوگا، ان دونوں میں جو ایک دوسرے کو عمداً قتل کیا ہو تو وہ میت کے ترکہ اور دیت کا حقدار نہ ہوگا اگر غلطی سے قتل کیا ہو تو ترکہ کا وارث ہوگا۔ دیت کا وارث نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل وارث نہ ہوگا۔ اہل علم نے کہا کہ قتل عمد ہو یا خطا قاتل کو وراثت سے محروم کردیا جائے گا۔ امام مالک نے کہا: قتل خطا ہو تو وارث ہوگا۔ (ترمذی)

۱۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: جاہلیت میں جو تقسیم ہوگئی وہ نافذ ہوگئی اور اسلام میں داخل ہونے کے بعد ترکہ کی تقسیم اسلام کے قوانین کے مطابق ہوگی۔

۱۲۔ ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص پر تیر چلایا اور اس کو قتل کردیا۔ مقتول کا کوئی وارث نہ تھا سوائے ایک ماموں کے۔ ابوعبیدہ بن جراح نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ اور رسول اس شخص کے ذمہ دار ہیں جس کا کوئی ذمہ دار نہ ہو۔ اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

۱۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گرا اور مر گیا۔ اس کی نہ کوئی اولاد تھی اور نہ کوئی رشتہ دار، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے گاؤں کے کسی شخص کو اس کا ترکہ دیدو۔ (ابن ماجہ)

۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اصحاب فرائض کو ان کے حصے دیدو اور جو بچ جائے پہلے مرد عصبہ کو دیدو۔ (مسلم، بخاری)

۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاندان کا نواسا انہیں میں شمار ہوگا۔ (ابوداؤد)

۱۶۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے خاندان کے ایک دادا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹویں حصہ کا فیصلہ کیا۔ (ابن ماجہ)

۱۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! فرائض کو سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ بے شک وہ آدھا علم ہے اور وہ بھلا دیا جائے گا۔ اور وہ پہلی چیز ہوگی جو میری اُمت سے چھین لی جائے گی۔ (ابن ماجہ)

اصطلاحات

علم الفرائض: وہ علم جس میں میت کے وارثین اور ان کے حصوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔اس کو علم المیراث بھی کہا جاتا ہے۔

ترکہ: میت کا چھوڑا ہوا مال خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔

منقولہ: جس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے، جیسے رقم، کار اور زیور وغیرہ اور غیر منقولہ: جس کو منتقل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جیسے گھر، پلاٹ اور کھیت۔

فرائض: فریضۃ کی جمع ہے مقرر حصے جن کا بیان قرآن کریم میں ہوا ہے۔

مورث: انتقال شدہ شخص جس نے مال و متاع کو چھوڑا ہو۔

وارث: میت کے ترکہ میں حق رکھنے والا۔

اصحاب الفرائض: وہ وارثین جس کے حصوں کا بیان قرآن کریم میں ہوا ہے۔

عصبہ: وہ وارثین جن کا حصہ مقرر نہیں ہے، بلکہ اصحاب الفرائض کے بعد بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں۔

ذوی الارحام: رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے اور علم الفرائض میں ماں کی طرف کے رشتہ دار ماموں، نانا وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔

سوالات

ا۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تشریح کیجئے۔

ترکہ۔ وارث۔ مورث۔ عصبہ۔ فرائض۔ اصحاب الفرائض۔ علم الفرائض۔ ذوی الارحام۔

مصارف ترکہ

مندرجہ ذیل امور میں حسب ترتیب ترکہ کو خرچ کیا جائے گا۔

(۱) تجہیز و تکفین: قبر کی کھدائی اور کفن اور قبرستان تک گاڑی کے ذریعہ اگر ضرورت ہو تو ان تمام اخراجات کو ترکہ سے لیا جائے گا۔

(۲) تمام قرض اور دیگر ذمہ داریوں کے اخراجات مثلاً، جرمانہ وغیرہ

(۳) نذر کی ادائیگی اور رمضان و نذر کے روزوں کا فدیہ، حدیث صحیح میں ہے کہ جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے باقی ہوں تو اس کے اولیاء روزہ رکھیں گے۔ اگر وہ نہ رکھیں تو میت کے ترکہ سے فدیہ دیا جائے گا۔ نماز کا فدیہ نہیں ہے۔

(۴) اگر میت نے وصیت کی ہو تو ایک تہائی ترکہ تک اس کی وصیت کو نافذ کیا جائے گا۔

(۵) باقی ترکہ کو وارثین میں تقسیم کیا جائے گا۔

اہم بات: انتقال کے تین دن بعد وارثین جمع ہوں گے اور ترکہ اور وارثین اور ان کے حقوق کو متعین کیا جائے گا۔ یہ کام سمجھدار اور اہل علم کی مجلس میں ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہے اور امت کا اجماع ہے کہ پہلے قرض کو ادا کیا جائے گا اس کے بعد بچے ہوئے ترکہ میں سے ایک تہائی حصے میں وصیت نافذ کی جائے گا۔ اللہ وعزوجل نے وصیت کا ذکر قرض سے پہلے اس لئے کیا کہ اس کی اہمیت ظاہر ہو اور اس کے معاملہ میں لاپرواہی نہ کی جائے۔

ترکہ کافی ہو تو کار خیر اور غریب رشتہ داروں اور ساتھیوں کے لئے وصیت کرنا

مستحب ہے۔ اسی طرح یتیم پوتوں و پوتریوں اور بیوہ بہو اور یتیم نواسوں اور نواسیوں کے لئے وصیت کرنا چاہیے۔ اور ترکہ کم ہے اور وارثین اس کے ضرورت مند ہوں تو وصیت نہ کرے۔ ترکہ کی تقسیم کے وقت مسکین، یتیم، اور ضرورت مند آجائیں اور ترکہ خوب ہو تو کچھ ترکہ ان میں تقسیم کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٨﴾ (النساء)

ترجمہ: اور تقسیم ترکہ کے وقت رشتہ دار، اور مسکین اور یتیم آجائیں تو اس میں سے کچھ ان کو دے دو۔ اور ان سے بھلی بات کہو۔

وارثین

وارث وہ شخص ہے جس کا ترکہ میں شرعاً حق ثابت ہو۔ اور اس کی جمع وارثین ہیں۔ وارثین کی کئی اقسام ہیں۔

(۱) اصحاب الفرائض: وہ وارثین جن کے حصے قرآن کریم یا احادیث صحیحہ میں ثابت ہیں۔ اور یہ بارہ ہیں۔

چار مرد: باپ، دادا، شوہر اور اخیافی بھائی۔

آٹھ عورتیں ہیں: بیٹی، پوتی، بیوی، ماں، دادی و نانی، حقیقی بہن، علاتی بہن اور اخیافی بہن۔ ان کی تفصیل آگے آئے گی۔

(۲) عصبہ: نسب کے اعتبار سے قریبی رشتہ دار۔ ان کا حصہ مقرر نہیں ہے بلکہ اصحاب فرائض کے بعد جو بچ جائے وہ لے لیتے ہیں۔

(۳) ذوی الارحام: ماں کی طرف کے رشتہ دار ماموں، نانا اور خالہ وغیرہ، اصحاب

فرائض اور عصبہ نہ ہو تو ذوی الارحام کو دیا جائے گا۔

اگر یہ تینوں مذکرہ بالا وارثین نہ ہوں تو حاکم میت کے دیگر رشتہ داروں اور دوست واحباب کو دے سکتا ہے یا بیت المال میں داخل کر کے عام مسلمانوں پر خرچ کرے گا۔ چونکہ اسلامی حکومت نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کا کوئی معتبر ادارہ یا اہل علم کی کمیٹی فیصلہ کرے گی۔ اور تمام کے مشورے سے کسی معتبر خیراتی ادارہ کے حوالے کیا جائے گا۔

عصبہ سببیہ یعنی آزاد کردہ غلام اور لونڈی اور ان کے آزاد کرنے والے کے درمیان جو تعلق ہوتا ہے اس کو عصبہ سببیہ کہا جاتا ہے۔ چونکہ لونڈی و غلام کا رواج ختم ہو چکا ہے اور آئندہ بھی امید نہیں ہے اس لئے عصبہ سببیہ کے مسائل کو ترک کر دیا گیا ہے۔

سوالات

۱۔ مصارف ترکہ کیا ہیں؟

۲۔ وصیت کا کیا حکم ہے؟ اور کس کے لیے وصیت کرنا چاہیے؟

۳۔ تقسیم ترکہ کے وقت مسکین و یتیم آجائیں تو کیا ان کو دینا چاہیے؟

۴۔ وارثین کے کتنے اقسام ہیں؟

وراثت میں رکاوٹ

بعض اموز ایسے ہیں جن کی وجہ سے وارث حق وراثت سے محروم ہوجاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) قتل: وارث نے مورث کے قتل میں حصہ لیا ہو جس کی وجہ سے اس پر قصاص یا دیت لازم ہوتی ہو تو وارث ترکہ سے محروم کر دیا جائے گا۔

(۲) دین کا مختلف ہونا: وارث اور مورث کا دین الگ ہو، وارث مسلمان ہو اور مورث غیر مسلم ہو یا مورث مسلمان ہو اور وارث غیر مسلم ہو، تو دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوسکتے ہیں۔ حدیث میں ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔ جو شخص مسلمان تھا پھر اس نے اسلام کا انکار کیا وہ مرتد ہوا اور اس کا حکم کافر کا حکم ہے۔ اور تقسیم ترکہ تک وہ اسلام میں واپس نہیں ہوا تو اس کا حصہ ختم ہو جائے گا۔

(۳) غلام وارث نہیں ہوسکتا ہے۔

(۴) کسی شخص نے اپنی بیوی کو پہلی اور دوسری طلاق دیا اور دوران عدت انتقال ہوا تو اس کی مطلقہ وارث ہوگی۔ اگر عدت ختم ہوگئی یا تیسری طلاق تھی تو وارث نہ ہوگی۔

مقررہ حصے (فرائض)

شریعت میں وارثین کے لئے مقررہ حصے چھ ہیں۔

ثلثان: دو تہائی ۲/۳

ثلث: ایک تہائی ۱/۳

سدس: چھٹواں ۱/۶

نصف: آدھا ۱/۲

ربع: پاؤ ۱/۴

ثمن: ات پاؤ ۱/۸

سوالات

۱۔ وارث کو کب محروم کیا جاتا ہے؟

۲۔ مقررہ حصے کتنے ہیں؟

اصحاب فرائض کی تفصیل اور ان کے احوال

اصحاب فرائض میں چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں ہیں۔

۱۔ باپ

سدس: میت کے نرینہ اولاد ہو تو باپ کو سدس ملے گا۔

سدس وعصبہ: میت کی مادہ اولاد ہو تو باپ کو سدس وعصبہ ملے گا۔

عصبہ: میت لاولد ہو تو باپ عصبہ بن جائے گا۔

۲۔ دادا

۱۔ محروم: باپ کی موجودگی میں دادا محروم ہو جائے گا۔

۲۔ سدس: میت کی نرینہ اولاد ہو تو دادا کو سدس ملے گا۔

۳۔ سدس وعصبہ: میت کی مادہ اولاد ہو تو دادا کو سدس وعصبہ ملے گا۔

۴۔ عصبہ: میت لاولد ہو تو دادا عصبہ بن جائے گا۔

۵۔ میت کے بھائی بہن ہوں تو دادا کو بہتر حصہ دیا جائے گا۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

۳۔ شوہر

۱۔ نصف: میت لاولد ہو تو شوہر کو نصف ترکہ دیا جائے گا۔

۲۔ ربع: میت کی اولاد ہو تو شوہر کو ربع ملے گا۔

۴۔ اخیافی بھائی

اخیافی بھائی بہن ایک ماں کی اولاد کو کہتے ہیں، یعنی ماں ایک ہے اور باپ مختلف ہیں۔ اخیافی بھائی بہن برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ بھائی کو بہن کے مقابلہ میں دوگنا نہیں ملے گا۔

محروم: باپ اور اولاد کی موجودگی میں اخیافی بھائی بہن محروم ہو جائیں گے۔

سدس: ایک اخیافی بھائی یا بہن ہو تو اس کو سدس ملے گا۔

ثلث: ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو ان کو ثلث ملے گا۔

۱۔ ماں

سدس: میت کی اولاد ہو تو ماں کو سدس ملے گا۔

ثلث: میت کی اولاد نہ ہو اور نہ دو بھائی بہن ہوں تو ماں کو ثلث ملے گا۔

ثلث مابقی: میت کی بیوی یا شوہر ہو تو ان کے دینے کے بعد مابقی کا ثلث ملے گا۔ اور باقی دو تہائی باپ کو ملے گا۔

۲۔ بیوی

ربع: میت لاولد ہو تو بیوی یا بیویوں کو ربع ملے گا۔

ثمن: میت کی اولاد ہو تو بیوی یا بیویوں کو ثمن ملے گا۔

۳۔ بیٹی

نصف: ایک بیٹی ہو تو

ثلثان: دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو

عصبہ: بیٹا ہو تو بیٹی اس کے ساتھ عصبہ بن جائے گی۔

۴۔ پوتی

نصف: ایک پوتری ہو اور میت کا بیٹا یا بیٹی نہ ہو

ثلثان: دو یا زیادہ پوتریاں ہوں اور میت کا بیٹا یا بیٹی نہ ہو۔

عصبہ: پوترے کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔

محروم: میت کا بیٹا ہو تو پوتریاں محروم ہو جائیں گی۔

سدس: میت کی صرف ایک بیٹی ہو تو پوتریوں کو سدس ملے گا۔

عصبہ: میت کی دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو پوترے کے ساتھ پوتریاں عصبہ بن جائیں گی۔

۵۔ حقیقی بہن

نصف: ایک حقیقی بہن ہو۔

ثلثان: دو حقیقی بہن ہو

عصبہ: حقیقی بھائی کی موجودگی میں اس کے ساتھ عصبہ بن جائیں گی۔

عصبہ: بیٹی اور پوتری کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی۔

محروم: باپ یا نرینہ اولاد کی موجودگی میں محروم ہوجائیں گی۔

۶۔ علاتی بہن

نصف: ایک علاتی بہن ہو اور میت کا باپ اور اولاد اور حقیقی بھائی بہن نہ ہو۔

ثلثان: دو یا زیادہ علاتی بہن ہوں اور میت کا باپ اور اولاد اور حقیقی بھائی بہن نہ ہوں۔

عصبہ: علاتی بھائی کے ساتھ عصبہ بن جائیں گی۔

محروم: میت کا باپ یا نرینہ اولاد یا حقیقی بھائی ہو تو محروم ہوجائیں گی۔

سدس: ایک حقیقی بہن ہوں تو انہیں سدس ملے گا۔

عصبہ: میت کی نرینہ اولاد نہ ہو بلکہ بیٹیاں یا پوتیاں ہوں اور باپ نہ ہو اور نہ حقیقی بھائی بہن ہو تو عصبہ بن جائیں گی۔

۷۔ اخیافی بھائی بہن

سدس: ایک اخیافی بھائی یا بہن ہو تو اس کو سدس ملے گا۔

ثلث: ایک سے زیادہ اخیافی بھائی بہن ہوں تو انہیں ثلث ملے گا اور وہ ان میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ بھائی کو بہن کا دوگنا نہیں ملے گا۔

محروم: باپ اور نرینہ اولاد کی موجودگی میں حقیقی و علاتی اور اخیافی بھائی بہن محروم ہوجائیں گی۔

۸۔ دادی و نانی

سدس: دادی و نانی دونوں ہوں تو سدس ان میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر

ایک ہوتو وہی لے گی۔

محروم: ماں کی موجودگی میں دونوں محروم ہو جائیں گی اور باپ کی موجودگی صرف دادی محروم ہوگی۔ نزدیک رشتے والی دور کے رشتہ دار کو محروم کر دے گی یعنی نانی پردادی کو محروم کرے گی اور دادی پرنانی کو محروم کرتی ہے گی۔ اور دادا، دادی و نانی کو محروم نہیں کرے گا۔

سوالات

۱۔ اصحاب فرائض کتنے ہیں؟

۲۔ مندرجہ ذیل وارثین کے حالات لکھیے۔

(الف) علاتی بہن (ب) پوتری (ج) پوترا۔ (د) اخیافی بھائی بہن

۳۔ تقسیم ترکہ کے وقت مسکین و یتیم آجائیں تو کیا ان کو دینا چاہیے؟

حصے اور ان کے حصہ دار ایک نظر میں

ثلثان:

(۱) بیٹیاں: دو یا دو سے زیادہ ہوں اور بیٹا نہ ہو۔

(۲) پوتریاں: دو یا دو سے زیادہ ہوں اور پوترا نہ ہو اور نہ بیٹی و بیٹا ہو۔

(۳) حقیقی بہنیں: دو یا زیادہ ہوں اور حقیقی بھائی نہ ہو اور نہ میت کی اولاد ہو، اور نہ باپ ہو۔

(۴) علاتی بہنیں: دو یا دو سے زیادہ ہوں اور علاتی بھائی نہ ہو۔ اور نہ حقیقی بھائی بہن ہو اور نہ میت کی اولاد ہو اور نہ باپ ہو۔

نصف:

(۱) میت کو ایک بیٹی ہو اور بیٹا نہ ہو۔

(۲) میت کو ایک ہی پوتری ہو، پوترا نہ ہو اور نہ بیٹا و بیٹی ہو۔

(۳) حقیقی بہن: ایک ہی حقیقی بہن ہو اور اولاد و باپ نہ ہو۔

(۴) علاتی بہن: ایک ہی علاتی بہن ہو اور میت کی اولاد نہ ہو اور نہ باپ ہو اور نہ حقیقی بھائی بہن ہو۔

(۵) شوہر: میت لاولد ہو۔

ثلث:

(۱) اخیافی بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں۔

(۲) ماں جب کہ میت لاولد ہو اور دو بھائی بہن نہ ہوں۔

ربع:

(۱) شوہر: میت کو اولاد ہو۔

(۲) بیوی: میت لاولد ہو۔

سدس:

(۱) باپ: میت کا بیٹا یا پوترا ہو۔

(۲) ماں: میت کی اولاد ہو یا دو بھائی بہن ہوں

(۳) دادا: میت کا باپ نہ ہو اور میت کا بیٹا اور پوترا ہو۔

(۴) دادی و نانی: دادی کو سدس ملے گا جب کہ میت کے ماں باپ نہ ہو۔ اور نانی کو سدس ملے گا جب کہ میت کی ماں نہ ہو۔

(۵) اخیافی بھائی یا بہن: جب ایک ہو اور باپ و اولاد نہ ہو۔

(٦) پوتری: میت کی صرف ایک بیٹی ہو۔

(٧) علاتی بہن: میت کی صرف ایک حقیقی بہن ہو اور اولاد و باپ نہ ہو۔

ثمن:

(١) بیوی: جب کہ میت کی اولاد ہو۔

عصبہ کا بیان

یہ وارثین کی دوسری قسم ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں، عصبہ نسبیہ اور عصبہ سببیہ، عصبہ کے معنی لغت میں پٹھے کے ہیں جس سے جسم کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

عصبہ نسبیہ: وہ رشتہ دار جن سے قوت حاصل ہوتی ہے اور جو مشکلات میں کام آتے ہیں۔ اصطلاح فرائض میں وہ وارثین ہیں جن کا حصہ مقرر نہیں ہے بلکہ اہل فرائض سے جو بچ جائے وہ لیتے ہیں۔ جیسے بیٹا اور بھائی وغیرہ۔

عصبہ نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔ (١) عصبہ بنفسہ (٢) عصبہ بغیرہ (٣) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ:

عصبہ بنفسہ کی چار اقسام ہیں اور یہی اصل عصبہ ہیں۔

(١) میت کی نرینہ اولاد: بیٹا، پوتا، پڑپوتا۔

(٢) میت کی اصل یعنی باپ، دادا، پردادا۔

(٣) میت کے باپ کی نرینہ اولاد، بھائی، اور بھائی کی نرینہ اولاد۔

(٤) میت کے دادا کی نرینہ اولاد: چچا اور چچا کی نرینہ اولاد۔

عصبہ بغیرہ:

خواتین عصبہ نہیں ہوتی ہیں اور یہ خواتین اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جاتی ہیں۔ یہ اصل میں اصحاب فرائض میں سے ہیں اور بھائی کی وجہ سے عصبہ ہو جاتی ہیں تا کہ بھائی کو زیادہ حصہ ملے۔

(۱) بیٹی بیٹے کی موجودگی میں۔ (۲) پوتی پوترے کی موجودگی میں (۳) حقیقی بہن حقیقی بھائی کی موجودگی میں (۴) علاتی بہن علاتی بھائی کی موجودگی میں۔

عصبہ مع غیرہ

ان کو مجازاً عصبہ کہا گیا ہے۔ یہ حقیقی و علاتی بہن ہیں جو بیٹی اور پوتری کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہیں۔ یعنی بیٹی و پوتری کے مقررہ حصہ لینے کے بعد اگر بچ جائے تو ان کو ملے گا اور نہ بچے تو انہیں نہیں ملے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجعلوا الاخوات مع البنات عصبه یعنی بیٹی و پوتی کی موجودگی میں بہنوں کو عصبہ بنادو۔

عصبہ کی وراثت

نوٹ: چھ ایسے رشتہ دار ہیں جو کبھی محروم نہیں ہوتے ہیں۔ انہیں کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) باپ (۲) ماں (۳) بیٹا (۴) بیٹی (۵) شوہر (۶) بیوی اور دیگر وارثین بھائی بہن، دادی وغیرہ کبھی وارث بنتے ہیں اور کبھی محروم ہو جاتے ہیں۔

عصبہ کی وراثت کے سلسلے میں دو قاعدے ہیں۔

(۱) الاقرب فالاقرب: یعنی جو میت کے قریب ہوگا وہ دور والے کو محروم

کردے گا۔ باپ دادا کو محروم کردے گا، بیٹا پوتے کو محروم کردے گا۔ بیٹا بھائی کو محروم کردے گا اور بھائی چچا کو محروم کردے گا۔ نرینہ اولاد اور باپ کی موجودگی میں ہر قسم کے بھائی بہن محروم ہو جائیں گے۔

(۲) قوۃ القرابۃ: یعنی مضبوط رشتے والا کمزور رشتہ والے کو محروم کردے گا حقیقی بھائی علاتی بھائی کو محروم کردے گا۔ حقیقی چچا علاتی چچا کو محروم کردے گا۔

عصبہ سببیہ: غلام اور لونڈی کے آزاد کرنے والے اور اس کے آزاد کردہ لونڈی وغلام کے درمیان جو تعلق ہوتا ہے اس کو عصبہ سببیہ کہا جاتا ہے اور اس عصبہ کا آج وجود نہیں ہے اور مستقبل قریب میں کوئی امکان نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ عصبہ کس کو کہتے ہیں۔ اور ان کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ عصبہ بغیرہ کون ہیں؟

۳۔ بہن کب عصبہ بنتی ہے؟

۴۔ کونسے وارث کبھی محروم نہیں ہوتے؟

۵۔ کونسا عصبہ دوسرے عصبہ کو محروم کرتا ہے؟

حجب کا بیان

حجب کے معنی روکنے کے ہیں، علم الفرائض میں حجب کے معنی ہیں کسی وارث کا دوسرے وارث کو وراثت سے روک دینا۔ اس کی دو قسم ہیں۔ (۱) حجب حرمان: یعنی ایک وارث دوسرے وارث کو وراثت سے بالکل روک دے۔ جیسے بیٹا پوترے کو روک دیتا ہے۔ (۲) حجب نقصان: یعنی ایک وارث دوسرے وارث کے حصہ کو کم کردے جیسے اولاد شوہر کو نصف سے ربع کر دیتی ہے اور بیوی کو ربع سے ثمن کر دیتی ہے۔

حجب کے دو سبب ہیں: (۱) جو وارث جس شخص کے ذریعہ میت تک پہنچتا ہو اس شخص کی موجودگی میں وارث نہ ہوگا۔ دادا باپ کے ذریعہ میت تک پہنچتا ہے اس لئے باپ کی موجودگی میں دادا محروم ہو جائے گا۔

اس قاعدہ سے اخیافی بھائی بہن مستثنیٰ ہیں، وہ ماں کی موجودگی میں بھی وارث ہوں گے کیونکہ وہ عصبہ نہیں ہیں۔

(۲) دوسری وجہ قریب والا دور والے کو محروم کردے گا۔ بیٹا یتیم پوترے اور یتیم پوتری کو محروم کردے گا کیونکہ وہ زیادہ قریب ہے۔

بھائی بہن باپ کی موجودگی میں محروم ہو جائیں گے لیکن ماں کے حصہ کو ثلث سے سدس کر دیں گے۔

سوالات

۱۔ حجب کی تشریح کیجئے۔ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

مسائل کو کیسے حل کریں؟

قرآن مجید میں چھ حصوں کا ذکر ہے۔ اور وہ دو طرح کے ہیں:

۱۔ ثلثان اور ثلث و سدس

۲۔ نصف اور ربع اور ثمن

جس مسئلہ میں ایک ہی صاحب فریضہ ہو تو اس کے حصہ کے مخرج سے مسئلہ کیا جائے گا۔ ثلثان اور ثلث کا مخرج (۳) ہے سدس کا مخرج ۶ اور نصف کا مخرج ۲ ہے اور ربع کا ۴ ہے، اور ثمن کا ۸ ہے۔ مسئلہ میں ایک ہی فریضہ ہو تو اس فریضہ کے مخرج سے مسئلہ کیا جائے گا۔ مثلاً دو بیٹیاں اور بھائی بہن ہیں تو مسئلہ ۳ سے ہوگا۔ دو بیٹیوں کو ثلثان دیں گے اور مابقی بھائی بہن کو۔

اگر ثلث ہو تو ۳ سے کریں گے، مثلاً دو اخیافی بھائی اور کئی علاتی بھائی، ایک تہائی اخیافی بھائی بہن کو دیں گے اور مابقیہ عصبہ کو۔ اور اگر سدس ہو تو مسئلہ ۶ سے ہوگا۔ مثلاً ماں اور بھائی بہن تو چھ میں سے ایک ماں کو دیں گے اور مابقی عصبہ کو۔ اگر نصف ہو تو مسئلہ ۲ سے کیا جائے گا۔ جیسے شوہر اور بھائی، تو ۲ سے مسئلہ کریں گے ایک شوہر کو اور باقی عصبہ کو دیں گے۔ اور اگر ربع ہو تو مسئلہ ۴ سے کریں گے جیسے شوہر، بیٹا اور بیٹی تو مسئلہ ۴ سے کریں گے ایک شوہر کو اور باقی اولاد کو۔ اور اگر ثمن ہو تو مسئلہ ۸ سے کیا جائے گا۔ جیسے بیوی اور دو بیٹے اور تین بیٹیاں تو بیوی کو ایک دیا جائے گا اور مابقی اولاد میں تقسیم کیا جائے گا۔

کسی مسئلہ میں ایک ہی فریق کے دو یا زیادہ حصہ دار جمع ہو جائیں تو سب سے کم حصہ کے مخرج سے مسئلہ کیا جائے گا۔ مثلاً ماں اور دو اخیافی بہن اور تین علاتی بھائی تو مسئلہ ۶ سے ہوگا۔ ماں کو سدس اور دو اخیافی بہنوں کو اور مابقیہ علاتی بھائیوں میں

تقسیم کر دیں گے۔ مثلاً بیوی اور ایک بیٹی اور ایک بھائی ہو تو ۸ سے مسئلہ سے کریں گے۔ بیوی کو ایک اور بیٹی کو ۴ اور مابقی بھائی کو دیں گے۔

اگر ایک فریق دوسرے فریق کے ساتھ مل جائے۔ مثلاً نصف فریق ثانی کے ساتھ جمع ہو گیا تو مسئلہ ۶ سے کریں گے۔ مثلاً بیٹی اور ماں اور بھائی تو ۶ سے مسئلہ کریں گے۔ بیٹی کو ۳ ماں کو ایک اور بھائی کو ۲ دیں گے۔ اور اگر ربع فریق ثانی سے مل جائے تو مسئلہ ۱۲ سے کریں گے، جیسے شوہر دو بیٹیاں اور بھائی تو شوہر کو ۳ اور بیٹیوں کو ۸ اور مابقیہ بھائی کو دیں گے۔ ثمن فریق ثانی سے ملے جائے تو مسئلہ ۲۴ سے کریں گے۔ جیسے بیوی اور ماں اور بیٹے۔ بیوی کو ۲۴ میں سے ۳ دیں گے۔ اور ماں کو ۴ اور مابقی بیٹے کو دیں گے۔

نوٹ: مخرج وہ عدد ہے جس سے مسئلہ حل کیا جاتا ہے۔ اور سہام حصوں کو کہتے ہیں اور رؤوس حصہ داروں یعنی وارثین کو۔

سوالات

۱۔ مسئلہ میں ایک ہی فریق ہو تو مسئلہ کیسے حل کیا جائے گا۔ مثال کے ساتھ لکھئے۔

۲۔ اگر ایک فریق دوسرے فریق سے مل جائے تو مسئلہ کیسے کیا جائے گا؟

۳۔ اگر ایک ہی فریق کے کئے حصہ دار جمع ہو جائیں تو مسئلہ کیسے کریں گے؟

عول

عول کے لغوی معنی ٹیڑھا ہونے کے ہیں اور فرائض میں جب سہام مخرج سے بڑھ جائیں تو عول کہیں گے۔

مخارج سات ہیں۔ ۲ (دو) اور ۳ (تین) اور ۴ (چار) اور ۸ (آٹھ) اور ۶ (چھ) اور ۱۲ (بارہ) اور ۲۴ (چوبیس)۔

چار کا عول نہیں آتا ہے، اور وہ یہ ہیں۔ ۲ (دو) اور ۳ (تین) اور ۴ (چار) اور ۸ (آٹھ) ہیں۔

تین کا عول آتا ہے اور وہ ۶ (چھ) اور ۱۲ (بارہ) اور ۲۴ (چوبیس) ہیں۔

۶ (چھ) کا عول ۱۰ (دس) تک آتا ہے یعنی ۷ (سات) اور ۸ (آٹھ) اور ۹ (نو) اور ۱۰ (دس) ہیں۔

۱۲ (بارہ) کا عول ۱۳ (تیرہ) اور ۱۵ (پندرہ) اور ۱۷ (سترہ) تک آتا ہے۔

۲۴ (چوبیس) کا عول صرف ۲۷ (ستائیس) آتا ہے۔

سوالات

۱۔ عول کی تعریف کیجئے؟

۲۔ مخارج کتنے ہیں؟

۳۔ کس مخرج کا عول آتا ہے اور کس کا نہیں آتا ہے؟

اعداد کی باہمی نسبتیں

اعداد سے مراد رؤوس اور سہام ہیں۔ یعنی وارث اور ان کے حصے۔ رؤوس حصہ دار کو کہتے ہیں اور سہام حصوں کو۔

مسئلہ کو حل کرنے کے لئے رؤوس اور سہام کے عدد کو دیکھا جائے گا۔ اگر دونوں یکساں ہوں تو تماثل کہا جائے گا۔ یعنی وارث تین ہوں اور حصے تین ہوں۔ جیسے شوہر اور تین بیٹے۔

اس صورت میں تقسیم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور رؤوس کم ہوں اور سہام زیادہ ہوں اور رؤوس پر آسانی سے تقسیم ہو جاتے ہوں تو اس کا تداخل کہا جاتا ہے۔ جیسے ماں باپ اور دو بیٹیاں۔ چھ سے مسئلہ ہوگا اور چار سہام بیٹیوں کو مل جائیں گے اور وہ دونوں چار کو تقسیم کر لیں گی اگر رؤوس زیادہ ہوں اور سہام کم ہوں یا رؤوس کم ہوں اور سہام زیادہ ہوں اور تیسرا عدد ان کو کم کر سکتا ہو تو اس کو توافق کہیں گے اور رؤوس کے حاصل وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے پھر تمام سہام میں۔ اس طرح ترکہ کی تقسیم آسان ہو جائے گی۔ مثلاً وارثین میں شوہر اور چھ بیٹے ہوں تو مسئلہ چار سے کریں گے اور بیٹوں کو ۳ سہام ملیں گے اور وہ چھ ہیں اور سہام تین ہیں اور تین کا عدد دونوں کو کم کر دیتا ہے تو رؤوس کا وفق ۲ ہوگا۔ اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیکر سارے سہام میں ضرب دیں گے۔ اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس کو توافق کہتے ہیں۔

اگر رؤوس و سہام کے عدد الگ ہوں اور کوئی تیسرا عدد ان کو کم نہیں کر سکتا ہے تو اس کو تباین کہتے ہیں۔ اس صورت میں رؤوس کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے۔ جیسے شوہر اور چار بیٹے۔ چار بیٹوں کو ۳ سہام ملیں گے جو تقسیم نہیں ہو سکتے ہیں اس لئے رؤوس کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیکر تمام

سہام میں ضرب دیں گے مسئلہ حل ہو جائے گا۔
اس طرح رؤوس اور سہام کے درمیان چار نسبتیں ہیں۔(۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین۔ توافق میں حاصل وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیکر تمام سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ اور تباین میں رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دے کر تمام سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ تاکہ ترکہ کی تقسیم میں آسانی ہو جائے۔

سوالات

۱۔ رؤوس اور سہام کے درمیان کتنی نسبتیں ہیں؟
۲۔ توافق ہو تو کیا کیا جائے گا؟
۳۔ تباین ہو تو کیا کیا جائے گا؟

تقسیم ترکہ کا طریقہ

ترکہ کی تقسیم کے لئے پہلے رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھی جائے گی اس کے بعد ضرورت ہو تو رؤوس میں باہمی نسبت دیکھی جائے گی اور مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مسئلہ حل کیا جائے گا۔

رؤوس اور سہام میں تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر سہام رؤوس پر تقسیم ہو جائیں تو بہتر ہے۔ جیسے ماں باپ اور دو بیٹیاں

(۲) اگر سہام اور رؤوس میں توافق ہو تو رؤوس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے اور مسئلہ میں عول ہو تو عول میں حاصل وفق سے ضرب دیں گے اور پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے جیسے ماں باپ اور دس

بیٹیاں اور شوہر ماں باپ اور چھ بیٹیاں۔

(۳) اگر رؤس وسہام میں تباین ہو تو رؤس کے عدد کو اصل مسئلہ میں یا اس کے عول میں ضرب دیں گے پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے۔ جیسے ماں باپ اور پانچ بیٹیاں۔ اور جیسے شوہر و پانچ حقیقی بہنیں۔

اگر ایک سے زیادہ رؤس اپنے سہام پر تقسیم نہ ہوتے ہوں تو ان کو علیحدہ کر کے دیکھا جائے گا۔ (۱) اگر رؤس میں تماثل ہو تو کسی ایک رؤس کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے جیسے چھ بیٹیاں، تین دادیاں اور تین چچا۔

(۲) اگر رؤس میں تداخل ہو تو بڑے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے۔ جیسے چار بیویاں اور تین دادیاں اور بارہ چچا۔

(۳) اگر رؤس میں توافق ہو تو حاصل وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے۔ جیسے چار بیویاں اور اٹھارہ بیٹیاں اور پندرہ دادیاں اور چھ چچا۔

(۴) اگر رؤس میں تباین ہو اور کوئی تیسرا عدد ان کو کم نہیں کر سکتا تو تمام رؤس کو ایک دوسرے سے ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور پھر تمام سہام میں ضرب دیں گے۔ جیسے دو بیویاں اور چھ دادیاں اور دس بیٹیاں اور سات چچا۔

سوالات

۱۔ تقسیم ترکہ کے لئے کیا کیا جائے گا؟

۲۔ اگر رؤس اور سہام میں تباین ہو تو کیا کیا جائے گا؟

۳۔ اگر رؤس اور سہام میں توافق ہو تو کیا کیا جائے گا؟

ترکہ سے قرض خواہوں اور وارثین کا حصہ معلوم کرنا

ایک شخص کا انتقال ہوا اور وہ مقروض تھا تو اس کے تمام ترکہ سے اس کے قرض ادا کئے جائیں گے۔ اس کے بعد وصیت اور وارثین میں ترکہ کی تقسیم ہوگی۔ اگر فوت شدہ شخص کا قرض زیادہ ہو اور ترکہ کم ہو تو میت کے رشتہ دار اس کا قرض ادا کریں تو بہتر ہوگا۔ اگر وہ ادا نہ کر سکیں تو میت کے ترکہ کو اس کے قرض خواہوں میں بحساب فیصد تقسیم کیا جائے گا۔ عبداللہ کے ذمہ دس لاکھ قرض تھا اور اس کا ترکہ چھ لاکھ ہے اور قرض خواہ کئی ہیں تو ہر قرض خواہ کو اس کے قرض کا ساٹھ فیصد دیا جائے گا۔ کیونکہ ترکہ قرض کا ساٹھ فیصد ہے۔

اسی طرح وارثین کے سہام اور ترکہ میں فیصدی کی نسبت دیکھی جائے گی مثلاً سہام ۲۴ ہیں اور ترکہ چھ لاکھ روپے ہو تو ہر سہم ۲۵ ہزار کا ہوگا۔ اور ہر وارث کو اس کے سہام کی تعداد کے مطابق ہر سہم کے مقابل ۲۵ ہزار دیا جائے گا۔

سوالات

۱۔ کسی شخص کا انتقال ہو گیا اور اس کے ترکہ سے زیادہ اس کا قرض ہے تو کیا کیا جائے گا؟

۲۔ وارثین کے درمیان ترکہ کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

دست بردار ہونا

کوئی وارث اپنے حصہ سے دست بردار ہوتا ہے تو اس کی دو شکلیں ہیں۔(۱) کوئی مخصوص چیز لے کر دست بردار ہو جائے تو اس کے لئے تمام وارثین کی رضامندی ضروری ہے۔(۲) بغیر کسی عوض کے دست بردار ہو جائے۔

دونوں صورتوں میں اصل مسئلہ میں تمام وارثین کو رکھا جائے گا اور بعد میں دست بردار ہونے والے وارث کے سہام کو اصل مسئلہ سے کم کر دیا جائے گا تاکہ تمام وارثین کو فائدہ ہو۔ مثلاً ایک بیٹا دست بردار ہو گیا اور میت کے وارثین میں باپ، ماں اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہو تو مسئلہ ۶ سے کریں گے اور بیٹا دست بردار ہو گیا تو اس کا حصہ ۲ نکال دیں گے اب مسئلہ ۴ سے ہو گیا۔ ایک خاتون کا انتقال ہو گیا، وارثین میں شوہر، ماں اور چچا ہے۔ شوہر مہر کے عوض دست بردار ہو گیا ترکہ کے تین حصے کئے جائیں گے اور ماں کو دو اور چچا کو ایک حصہ ملے گا۔ ایک شخص کا انتقال ہو گیا، وارثین میں بیوی اور چار بیٹے ہیں۔ ایک بیٹا اپنے حصہ سے دست بردار ہو گیا تو مسئلہ ۳۲ تھا ایک بیٹے کا حصہ نکالنے کے بعد مسئلہ ۲۵ ہو گیا، اب ترکہ کے ۲۵ حصے کئے جائیں گے۔ چار بیوی کو اور ہر بیٹے کو سات (۷) حصے ملیں گے۔

سوالات

۱۔ دست بردار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کی کتنی شکلیں ہیں؟

۲۔ دست بردار ہونے والے کا حصہ کب مسئلہ سے نکال دیا جائے گا اور کیوں؟ مثال کے ساتھ لکھئے۔

ردّ کا بیان

رد کے معنی لوٹانے کے ہیں۔ یعنی اصحاب فرائض کے لینے کے بعد ترکہ بچ گیا اور کوئی عصبہ نہیں ہے تو بچے ہوئے مال کو کیا کیا جائے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔

دیگر اصحاب کرام کا مسلک یہ ہے کہ اس بچے ہوئے ترکہ کو اصحاب فرائض پر ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ البتہ شوہر و بیوی کو نہیں دیا جائے گا۔ یہی اکثر علماء کا فتوی ہے۔ اس طرح وارثین کی دو قسم ہیں۔ (۱) من لا یرد علیہ: جن کو مقررہ حصہ کے علاوہ نہیں ملتا اور وہ شوہر و بیوی ہیں۔ (۲) من یرد علیہ: باقی تمام اہل فرائض ہیں، جن کو بچا ہوا ملتا ہے۔ اس صورت میں رد کی چار اقسام ہوں گی۔

۱۔ اس میں صرف من یرد علیہ کا ایک ہی فریق ہو جیسے چار بیٹیاں یا چار بہنیں۔ اس صورت میں رؤوس سے مسئلہ حل کیا جائے گا اور ان میں ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

۲۔ من یرد علیہ کے دو فرق ہوں جیسے ماں اور تین بیٹیاں یا ماں اور ۲ اخیافی بہن اس صورت میں سہام کو مسئلہ بنایا جائے گا اور ترکہ کو سہام کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

۳۔ من لا یرد علیہ کے ساتھ من یرد علیہ کا ایک فریق ہو۔ جیسے بیوی اور تین بیٹیاں اور شوہر اور چار اخیافی بھائی بہن۔ اس صورت من لا یرد علیہ کے مخرج سے مسئلہ کیا جائے گا اور شوہر یا بیوی کو ان کا حصہ دینے کے بعد مابقی من یرد علیہ کو دیا جائے گا۔

۴۔ من لا یرد علیہ کے ساتھ من یرد علیہ کے دو فریق ہوں۔ جیسے بیوی اور ماں اور تین اخیافی بہن۔ اس صورت میں من لا یرد علیہ کے مخرج سے مسئلہ کہا جائے گا اور مابقی من یرد علیہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ اگر من یرد علیہ پر تقسیم کرنے میں مشکل ہو تو ان کا الگ سے مسئلہ کر کے حل کیا جائے گا۔

سوالات

۱۔ رد کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ رد کی کتنی صورتیں ہیں؟ مثال کے ذریعہ واضح کیجئے۔

دادا اور بھائی بہن

کیا دادا باپ کی طرح بھائی بہن کو محروم کر دے گا یا نہیں؟

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نزدیک دادا باپ کے قائم مقام ہے، جس طرح باپ کی موجودگی میں بھائی بہن محروم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دادا کی موجودگی میں بھائی بہن محروم ہو جائیں گے۔ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ دادا بھائی بہن کو محروم نہیں کر سکتا ہے کیونکہ جس واسطہ سے وہ میت تک پہنچتا ہے اسی واسطے سے بھائی بہن میت تک پہنچتے ہیں اس لئے دادا بھائی بہن کو محروم نہیں کر سکتا ہے۔ یہی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے۔ البتہ دادا کو بہتر سے بہتر حصہ دیا جائے گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) وارثین میں دادا اور بھائی بہن ہوں اور کوئی صاحب فریضہ نہ ہو تو دو میں سے جو مناسب حصہ ہو دادا کو دیا جائے گا۔ (۱) مقاسمہ (۲) ثلث الترکۃ

مقاسمہ کا مطلب دادا کو ایک بھائی ماننا ہے۔ بعض مسائل میں مقاسمہ بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً دادا اور ایک بھائی۔ دادا اور دو بہنیں اور دادا اور ایک بھائی اور ایک بہن اور بعض مسائل میں ثلث بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً دادا اور تین بھائی۔ دادا اور چار بھائی۔

(۲) دادا اور بھائی بہن کے ساتھ کوئی صاحب فریضہ آجائے تو دادا کے لئے تین صورتوں میں سے جو مناسب ہو دیا جائے گا۔ (۱) سدس جمیع المال (۲) مقاسمہ (۳) ثلث مابقی۔ مثلاً دادا اور دو بیٹیاں اور دو بھائی اس مسئلہ میں دادا کو سدس جمیع المال بہتر ہے۔ اور دادا اور بیوی اور ایک بھائی ہو تو مقاسمہ دادا کے لئے بہتر ہے اور دادا، بیوی اور تین بھائی ہوں تو دادا کے لئے ثلث مابقی بہتر ہے۔

علاتی بھائی بہن حقیقی بھائی بہن کے ساتھ شمار کئے جائیں گے تاکہ دادا کے حصے کو کم کریں اور دادا کے حصہ لینے کے بعد حقیقی بھائی کو باقی ملے گا اور علاتی بھائی بہن محروم ہو جائیں گے۔ جیسے دادا، ایک حقیقی بھائی اور دو علاتی بھائی۔ اس صورت میں دادا کے لئے مقاسمہ بہتر ہوگا۔ دادا کو ربع ملے گا اور حقیقی بھائی کو باقی ترکہ ملے گا اور علاتی بھائی حقیقی بھائی کی موجودگی کی وجہ سے محروم ہو جائیں گے۔

اگر ایک ہی حقیقی بہن ہو تو اس کا حصہ نصف ترکہ لینے کے بعد بچا ہوا علاتی بھائی بہن لیں گے۔ جیسے دادا اور ایک حقیقی بہن اور ایک علاتی بھائی اور ایک علاتی بہن۔ اس صورت میں مقاسمہ کر کے دادا کو ثلث ملے گا اور اس کے بعد حقیقی بہن اپنا حصہ آدھا ترکہ لے گی اور مابقی علاتی بھائی بہن کو دیا جائے گا۔

سوالات

۱۔ کیا دادا بھائی بہن کو محروم کر دے گا یا نہیں؟

۲۔ دادا اور بھائی بہن کے درمیان ترکہ کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

مسئلہ اکدریہ

یہ مسئلہ بنی اکدر کی خاتون کا تھا اس لئے اس کو مسئلہ اکدریہ کہا گیا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے موقف میں تبدیلی کی۔ وہ بہن کو دادا کی موجودگی میں صاحب فریضہ نہیں مانتے تھے لیکن اس مسئلہ میں ان کا موقف مکدر ہو گیا اور انہوں نے بہن کو صاحب فریضہ مان لیا اور اس کے حصہ کو دادا کے حصہ کے ساتھ ملا لیا اور دادا کو للذکر مثل حظ الانثیین کے تحت دو حصہ دیا اور بہن کو ایک حصہ دیا۔

متوفی خاتون کے وارثین میں شوہر، ماں، بہن اور دادا ہیں۔

مسئلہ ٦ X بالعول 3X٩ =٢٧ مقاسمہ

شوہر	ماں	بہن	③	دادا
٣/٩	٢/٦	٣/٤	٤/١٢	١/٨

مسئلہ ٦ سے ہوگا اور بالعول ٩ اور تصحیح ٢٧ سے ہوگی۔

٢٧ میں شوہر کو ٩ اور ماں کو ٦ اور بہن کو ٤ اور دادا کو ٨ ملیں گے۔

اگر بہن کی جگہ دو بہنیں ہوتی یا بھائی ہوتا تو نہ عول ہوتا اور نہ اکدریہ۔

مسئلہ ٦ x ٤ = ٢٤ مقاسمہ

شوہر	ماں	دادا	٤	٢ بہن
٣/١٢	١/٤	٤	٢/٨	٤

۶ سدس یا مقاسمہ

مسئلہ

شوہر	ماں	دادا	۲ بھائی
۳	۱	۱	(۲) ۱

سوالات

۱۔ مسئلہ اکدریہ کی تشریح کیجیے۔

پتھر کا مسئلہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک خاتون کا انتقال ہوا، وارثین میں شوہر اور ماں اور دو اخیافی بھائی اور ایک حقیقی بھائی تھا۔ شوہر کو نصف اور ماں کو سدس، اور دو اخیافی بھائیوں کو سدس ملا۔ اور حقیقی بھائی محروم ہوگیا۔ کیوں کہ وہ عصبہ تھا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ، ٹھیک ہے ہمارا باپ پتھر تھا کیا کچھ اور تھا! لیکن ماں تو ایک ہی ہے۔ پھر میں کیوں محروم ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اخیافی بھائیوں کے ساتھ شریک کردیا۔

سوالات

۱۔ پتھر کا مسئلہ کیا ہے؟

مناسخہ

ترکہ کی تقسیم سے پہلے ایک یا زیادہ وارثین کا انتقال ہوجائے۔اس کے بعد ترکہ تقسیم ہوتو اس صورت میں بعض وارثین ایک دوسرے کے وارث ہوجاتے ہیں اور ہر وارث کے نئے وارث ظاہر ہوتے ہیں۔کسی وارث کو ایک وارث سے حصہ ملتا ہے اور کسی کو دو وارث سے حصہ ملتا ہے اور زیادہ سے۔اس صورت میں ہر کا الگ مسئلہ کریں گے اور آخر میں وارث کے حصوں کو جمع کریں گے۔اس دوران کسی وارث کا انتقال ہوجائے تو اس کو اوپر کی میت سے جو ترکہ مل رہا ہے اسے مافی الید کہا جاتا ہے۔ جس کا مخفف مف ہے اور اس مف کو اس کے وارثین میں تقسیم کردیا جائے گا۔

جیسے ایک خاتون کا انتقال ہوا اور وارثین میں شوہر اور بیٹی اور ماں ہے اور ترکہ کی تقسیم سے پہلے شوہر کا انتقال ہوگیا اور وارثین میں بیوی اور ماں باپ ہیں۔اس کے بعد بیٹی کا انتقال ہوا اور وارثین میں ایک بیٹی اور دو بیٹے اور دادی ہیں پھر دادی کا انتقال ہوا اور وارثین میں شوہر اور دو بھائی ہیں۔اور اب ترکہ تقسیم ہو رہا ہے۔

پہلے میت سے مسئلہ شروع کریں گے۔

مناسخہ کی مثال

زبیدہ کا انتقال ہوا اور ترکہ میں مکان تھا اور وارثین شوہر زید اور بیٹی کریمہ اور ماں عظیمہ تھی۔

زبیدہ	۱۶= ۴x۴	۲	۱۲۸= ۴x ۳۲
میـــــــت			
شوہر زید	بیٹی کریمہ	(۴)	ماں عظیمہ
۱/۴	۹	۳/۱۲	۳/۶

مسئلہ میں رد ہو رہا ہے اور من یرد علیہ کے دو فریق ہیں اس لئے ان کا مسئلہ الگ کریں گے۔

۶ بالرد ۴

میــــــــــــــــــــــــت

ماں	بیٹی
۱	۳

رؤس چار ہو گئے اور سہام تین ہیں تباین ہے اس لئے رؤس کو مسئلہ ہو ضرب دیں گے۔ پھر سہام میں ضرب دیں گے۔

$\frac{۹}{۸۱}$

پھر زید کا انتقال ہوا اور ورثین میں بیوی حلیمہ اور باپ عمرو اور ماں رحیمہ ہے۔

زید

مف ۴

میــــــــــــــــــــــــت

بیوی حلیمہ	باپ عمرو	ماں رحیمہ
۱	۲	۱
۲	۴	۲
۸	۱۶	۸

پھر بیٹی کریمہ کا انتقال ہوا ورثین میں بیٹی رقیہ اور بیٹا خالد اور بیٹا سعید اور دادی عظیمہ ہے۔

۲/۶ مف ۱۸/۹

میــــــــــــــــــــــــت

دادی عظیمہ	بیٹا سعید	بیٹا خالد	بیٹی رقیہ
۱/۳	۲۱/۹	۲۱/۹	۱/۳
	۲۴	۲۴	

رؤس چھ ہیں اور سہام نو ہیں اور ۳ کے ذریعہ توافق ہے۔ رؤس کے وفق ۲ کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور پھر سہام میں ضرب دیں گے۔

اس کے بعد عظیمہ کا انتقال ہوا اور وارثین میں شوہر عبد الرحمن اور بھائی عبد الرحیم اور بھائی عبدالکریم ہیں۔

عظیمہ ۴=۲x۲ ۹ x ۳۶

مف

شوہر عبدالرحمن	بھائی عبدالکریم	۲	بھائی عبدالرحیم
۱/۲	۱/۹	۱/۲	۱/۹
۱۸			

رؤوس اور سہام میں تباین ہے اس لئے رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں پھر تمام سہام میں ضرب دیں۔

مناسخہ کے بعد زندہ وارثین کو الگ نوٹ کر لیں گے۔

الاحیاء ۱۲۸

عبدالکریم	حلیمہ	عمرو	رحیمہ	رقیہ	خالد	سعید	عبدالرحمن	عبدالرحیم
۹	۸	۱۶	۸	۱۲	۲۴	۲۴	۱۸	۹

زبیدہ کے ترکہ کے ۱۲۸ حصے کئے جائیں گے اور مندرجہ بالا وارثین کو ان کے حصوں کے مطابق دیا جائے گا۔ مثلاً زبیدہ کا ترکہ ایک لاکھ اٹھائیں ہزار روپے ہے ایک حصہ ایک ہزار کا ہوگا۔ عبدالکریم کو نو ہزار دیے جائیں گے حلیمہ کو آٹھ ہزار عمرو کو سولہ ہزار رحیمہ کو آٹھ ہزار رقیہ کو بارہ ہزار خالد کو چوبیس ہزار عبداللہ کو چوبیس ہزار عبد الرحمن کو اٹھارہ ہزار اور عبدالرحیم کو نو ہزار دیے جائیں گے۔

ذوی الارحام

ذوی الارحام کے معنی رشتہ دار کے ہیں اور علم میراث میں ان رشتہ داروں کو کہتے ہیں جو نہ اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ عصبہ میں سے جیسے باپ کی طرف سے پھوپی اور ان کی اولاد اور ماں کی طرف سے نانا، ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد اور بیٹی کی اولاد اور بہن کی اولاد وغیرہ۔

ذوی الارحام کی وراثت کا ذکر احادیث نبویہ میں صراحتاً نہیں ہے۔ البتہ بعض احادیث میں اشارۃً ذکر آیا ہے۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین میں اس مسئلہ میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ذوی الارحام کی توریث کے قائل نہ تھے اور اصحاب فرائض اور عصبہ کی غیر موجودگی میں ترکہ کو بیت المال میں داخل کرنے کا حکم دیتے تھے جو عام مسلمانوں کے مفاد میں خرچ کیا جائے گا۔ اور دیگر صحابہ کرام اصحاب فرائض اور عصبہ کی غیر موجودگی میں ذوی الارحام کی وراثت کے قائل تھے۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذوی الارحام کی وراثت کے قائل تھے ان سے اس سلسلہ میں کوئی تفصیل منقول نہیں ہے اور ذوی الارحام بہت ہیں اس لئے فقہاء کے درمیان تفاصیل میں اختلاف واقع ہوا ہے اور یہ مسئلہ بالکل اجتہادی ہے۔ بعض فقہاء نے ذوی الارحام کو چار اقسام میں تقسیم کیا ہے: (۱) وہ وارثین جو میت کی طرف منسوب ہوتے ہیں یعنی بیٹی کی اولاد اور وہ نواسا و نواسی ہیں، اور پوتری کی اولاد (۲) وہ وارثین جن کی طرف میت منسوب ہوتا ہے یعنی نانا (۳) وہ وارثین جو میت کے ماں باپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور وہ بھائی کی بیٹیاں اور ان کی اولاد اور بہنوں کی اولاد ہے۔ (۴) وہ وارثین جو میت کے دادا اور نانی سے نسبت رکھتے ہیں اور وہ پھوپی اور اخیافی چچا اور ماموں اور خالہ ہیں۔

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ذوی الارحام کی گیارہ اقسام ہیں۔

(۱) بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد

(۲) تمام بہنوں کی اولاد

(۳) حقیقی اور علاتی بھائیوں کی بیٹیاں اور ان کے بیٹوں کی بیٹیاں

(۴) اخیافی بھائیوں کی اولاد

(۵) میت کا اخیافی چچا اور اس کے باپ دادا کا اخیافی چچا

(۶) تمام پھوپھیاں

(۷) چچا کی بیٹیاں اور ان کے بیٹوں کی بیٹیاں

(۸) تمام ماموں اور خالائیں۔

(۹) تمام نانا۔

(۱۰) تمام محروم دادیاں اور نانیاں

(۱۱) ہر مرد و عورت جو ان مذکورہ بالا رشتہ داروں کے ذریعہ میت تک پہنچتا ہے۔

بہر حال ذوی الارحام کا مسئلہ اختلافی و اجتہادی ہے جہاں یہ مسئلہ پیش آئے وہاں کے علماء کو تفصیلات طے کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ پہلے معمر بزرگ حضرات کو ترکہ میں حصہ مل جائے۔

سوالات

۱۔ ذوی الارحام کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ کیا ذوالارحام کی وراثت ثابت ہے۔ اور ان میں ترکہ کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

دیگر وارثین

میت کے نہ اصحاب الفرائض ہیں اور نہ عصبہ اور نہ ذوی الارحام۔ اس صورت میں ترکہ کا مصرف کیا ہوگا ہے؟

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کی خدمات میں صرف کیا جائے گا۔ کیا اس ترکہ کو میت کے ضرورت مند پڑوسی اور ضرورت مند دوست و احباب اور خادم اور غیر وارث ضرورت مند رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ قرآن کریم کی آیت اور بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان مذکورہ بالا ضرورت مند حضرات کو دیا جاسکتا ہے اس کا فیصلہ حاکم یا قاضی یا اہل علم کی جماعت کرے گی۔ اگر ترکہ زیادہ ہو تو عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے خرچ کیا جائے گا۔

آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ⑧ (النساء)

ترجمہ: اور جب تقسیم کے وقت قرابت دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو اور ان سے اچھی بات کہو۔

حدیث: میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کا کوئی رشتہ دار نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی بستی کے کسی شخص کو دیدو۔

اس آیت اور حدیث سے دلیل ملتی ہے کہ غیر وارث رشتہ دار اور میت کے دوست و احباب اور پڑوسیوں کو جو ضرورت مند ہو دیا جاسکتا ہے۔ یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ اور اس مقام کے اہل علم اس کا فیصلہ کریں گے۔

سوالات

۱۔ دیگر وارثین کون ہیں؟ اور ان کی کیا دلیل ہے؟

مخنث

مخنث کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ مخنث جس کو مرد کا آلہ ہو اور عورت کی شرمگاہ بھی۔
(۲) وہ مخنث جس کو نہ مرد کا آلہ ہو اور نہ عورت کی شرمگاہ۔ صرف ایک سوراخ ہو۔ مخنث کے مقدار وراثت کے متعلق علماء میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ اس کو لڑکی کا حصہ ملے گا اور بعض نے کہا کہ اس کو لڑکے کا آدھا اور لڑکی کا آدھا حصہ ملے گا۔ مثلاً میت کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور ایک مخنث اولاد ہے تو مسئلہ نو سے کیا جائے گا۔ بیٹے کو ۴ اور بیٹی کو ۲ اور مخنث کو ۳ حصہ دیے جائیں گے۔

سوالات

۱۔ مخنث کس کو کہتے ہیں؟

۲۔ مخنث کا کتنا حصہ ہے؟

حمل کی وراثت

میت کی بیوی حاملہ ہو یا دوسرا کوئی وارث حمل میں ہو تو میت کے ترکہ کی تقسیم کیسے ہوگی؟ بہتر بات تو یہ ہے کہ وضع حمل کا انتظار کیا جائے اور اس کے بعد ترکہ تقسیم کیا جائے یہ آسان صورت ہے۔ یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ مورث کے انتقال کے

وقت حمل موجود تھا۔ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ مثلاً میت نے دو ماہ قبل شادی کی تھی اور اس کے انتقال کے چار ماہ بعد اس کی بیوی نے بچہ جنا تو وہ بچہ میت کا مان لیا جائے گا، کیونکہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے۔ میت نے شادی کی تھی اور دو ماہ کے بعد انتقال ہوا اور بچہ چار ماہ سے قبل پیدا ہوا تو وارث نہ ہوگا کیونکہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے۔ اکثر مدت حمل میں اختلاف ہے۔ عام طور پر نو دس ماہ میں وضع حمل ہو جاتا ہے۔ میت کے انتقال کے نو دس مہینے میں بیوہ نے بچہ جنا تو بچہ میت کا مان لیا جائے گا۔ اگر اس سے زیادہ مدت مثلاً ایک سال کے بعد وضع حمل ہوا تو کیا میت سے نسبت ثابت ہوگی؟ اور وہ وارث ہوگا؟

اکثر مدت حمل کے متعلق علماء کرام میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اکثر مدت حمل دو سال ہے اور امام لیث بن سعد کے نزدیک تین سال ہے اور امام شافعی کے نزدیک چار سال ہے۔ ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے ورنہ وضع حمل نو دس ماہ میں ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ہو تو اطباء سے رجوع کیا جائے گا اور ان کی شہادت معتبر ہوگی۔

اگر وارثین وضع حمل کا انتظار نہ کریں اور فوری تقسیم ترکہ کا مطالبہ کریں تو حمل کے لئے جو زیادہ حصہ ہو سکتا ہے وہ محفوظ کر دیا جائے گا اور مابقی وارثین میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ اور وضع حمل ہوا اور جو حصہ محفوظ کیا گیا تھا وہ اس کے مناسب ہے تو مسئلہ حل ہو گیا اور محفوظ حصہ زیادہ ہے یا حمل ساقط ہو گیا تو محفوظ ترکہ کو وارثین کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

زید کا انتقال ہوا۔ وارثین میں حاملہ بیوی اور ایک بیٹی اور ماں باپ ہیں حمل کو بیٹی تصور کرتے ہوئے ۲۷ سے مسئلہ ہوگا بیوہ کو تین اور ماں کو چار اور باپ کو چار حصے دیے جائیں گے اور ۱۶ حصوں کو بیٹی اور حمل کے لئے رکھ دیا جائے گا اگر بیٹی پیدا ہوئی

توتقسیم صحیح ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا تو دوبارہ مسئلہ ۲۴ سے کیا جائے گا۔ بیوہ کو ۲۴ میں سے تین اور ماں باپ کو ۲۴ میں سے چار چار دیا جائے گا۔ اور مابقی ۱۳ بیٹی اور بیٹا تقسیم کرلیں گے اور سابقہ حساب میں جو کمی ہوئی تھی اس کو ادا کیا جائے گا۔

وضع حمل کے بعد مولود نے آواز کی یا سانس لیا تو وہ وارث ہوگا۔

سوالات

۱۔ حمل کب وارث ہوگا؟

۲۔ اس کی وراثت کے احکام لکھئے۔

مفقود کا حکم

مفقود وہ شخص ہے جو اپنے مقام سے یا سفر کے دوران لا پتہ ہوجائے اور ایک مدت گزر گئی لیکن اس کے متعلق کوئی خبر نہ ہو۔

مفقود کی دو حالت ہے (۱) عام حالات میں لا پتہ ہوجائے اور تلاش کے باوجود پتہ نہ چلے۔ ایسے مفقود کے مال کو محفوظ رکھا جائے گا اور اس میں سے اس کی بیوی و بچوں کا نفقہ دیا جائے گا۔ امام مالکؒ کے قول کے مطابق اس کی بیوی چار سال تک انتظار کرے گی اور اس کے بعد نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

(۲) مفقود جنگ و شورش کی جگہ سے لا پتہ ہوجائے ایسی حالت میں اکثر فقہاء کے نزدیک ایک مدت تک انتظار کیا جائے گا اور اس کے مال کو محفوظ رکھا جائے گا البتہ بیوی و بچوں کا نفقہ اسکے مال سے دیا جائے گا۔ انتظار کی ایک مدت کے بعد قاضی یا ذمہ دار اہل علم اس کی موت کا اعلان کریں گے اور اس وقت جو وارثین

موجود ہیں ان میں ترکہ تقسیم کردیا جائے گا اور اس کی بیوی کے لئے دوسرا نکاح بعد عدت جائز ہوگا۔

اگر مفقود وارث ہو رہا ہو تو اس کے حصہ کو محفوظ کردیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک مدت کے انتظار و تلاش کے بعد حاکم یا قاضی اس کی موت کا اعلان کریں گے۔ احکام شریعت کی روشنی میں اس کے حصہ کو سابق میت کے ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا یا اس مفقود کے وارثین میں تقسیم ہوگا۔

حادثہ میں انتقال کرنے والوں کا حکم

کسی حادثہ میں کئی افراد کا انتقال ہوجائے اور وہ آپس ایک دوسرے کے وارث ہوسکتے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ پہلے کس کا انتقال ہوا ہے اور بعد میں کس کا؟ خواہ ایک منٹ کا ہی وقفہ ہو۔ پہلے انتقال کرنے والا مورث ہوگا اور بعد میں انتقال کرنے والا وارث ہوگا۔

اگر پہلے اور بعد میں انتقال ہونے والوں کا پتہ نہیں چل رہا ہے تو ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اور ان کا ترکہ اس حادثہ کے وقت زندہ رہنے والوں وارثین میں تقسیم کیا جائے گا۔

سوالات

۱۔ حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کا کیا حکم ہے؟

قیدی کا حکم

کوئی شخص دائمی قید میں مبتلا ہو گیا تو اس کے مال کو محفوظ کر دیا جائے گا۔قیدی کی اجازت سے یا قاضی کے فیصلہ کے تحت اس کی بیوی اور بچے اخراجات لیں گے۔ اور اس کی موت کے بعد ہی اس کا ترکہ وارثین میں تقسیم کیا جائے گا۔

قیدی وارث ہو رہا ہو تو اس کے حصہ کو محفوظ رکھا جائے گا۔اور اس کی اطلاع اس کو دی جائے گی اور اس کی اجازت سے مال خرچ کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قید سے آزاد ہو جائے یا انتقال کر جائے۔

سوالات

۱۔ قیدی کے مال کا کیا حکم ہے؟

۲۔ قیدی کو ترکہ مل رہا ہوں تو کیا کیا جائے گا؟

مرتد کا ترکہ

ایک شخص مسلمان تھا اور اس کے بعد مرتد ہو گیا نعوذ باللہ منہ اور اسی ارتداد کی حالت میں مر گیا۔راجح قول کے مطابق اس کا ترکہ بیت المال میں رکھا جائے گا۔اور عام مسلمانوں کی خدمات میں صرف کیا جائے گا۔

سوالات

۱۔ مرتد کے ترکہ کا کیا حکم ہے؟

مشق

مندرجہ ذیل مسائل حل کیجئے:۔

۱۔ وارثین میں بیوی ایک بیٹی اور دو چچا ہیں
۲۔ وارثین میں شوہر دو حقیقی بہنیں اور دو اخیافی بھائی ہیں۔
۳۔ وارثین میں ایک بیٹی اور دو پوتریاں اور ماں اور دو بھائی ہیں۔
۴۔ وارثین میں دو بیویاں اور ایک حقیقی بہن اور دو علاتی بہن اور دو اخیافی بھائی اور ایک اخیافی بہن ہے۔
۵۔ وارثین میں ایک بیٹی اور تین پوترے ہیں۔
۶۔ وارثین میں دو حقیقی بہنیں ہیں اور تقسیم ترکہ سے پہلے ایک بہن مر گئی اور وارثین میں ایک بیٹی اور شوہر اور مذکورہ بہن ہے۔
۷۔ وارثین میں پانچ حقیقی بھائی ہیں اور تقسیم ترکہ سے قبل دو بھائی مر گئے اور ان بھائیوں کے علاوہ کوئی وارث نہیں۔
۸۔ وارثین میں ماں اور بیٹی ہے۔
۹۔ وارثین میں بیوی اور دادی اور ایک علاتی بہن ہے۔
۱۰۔ وارثین میں شوہر ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے اور ترکہ چار ہزار روپے ہے۔
۱۱۔ وارثین میں دو بیویاں اور ماں اور ایک بیٹی اور ایک چچا ہے۔
۱۲۔ وارثین میں دو علاتی بہنیں اور دو اخیافی بھائی ہیں۔

۱۳۔ وارثین میں ایک اولاد مخنث اور ایک حقیقی بھتیجا ہے۔

۱۴۔ وارثین میں شوہر اور ایک حقیقی بھائی اور ایک گمشدہ بھائی ہے۔

۱۵۔ وارثین میں پوتری اور ماموں ہے۔

۱۶۔ وارثین میں دادی اور ایک اخیافی بھائی اور حاملہ سوتیلی ماں ہے۔

۱۷۔ وارثین میں دو حقیقی بھائی ہیں ترکہ کی تقسیم سے پہلے بڑا بھائی مر گیا اور اس کے وارثین بیوی اور بیٹا ہے پھر چھوٹا بھائی مر گیا اور وارثین میں بیوی اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔

۱۸۔ وارثین میں شوہر اور ایک حقیقی بھانجی اور ایک علاتی بھائی اور دو اخیافی بھانجیاں ہیں۔

۱۹۔ وارثین میں حاملہ بیوی اور چچا ہے۔

۲۰۔ وارثین میں بیوی اور دو بیٹیاں اور متوفی چچا کی حاملہ بیوی ہے۔

۲۱۔ وارثین میں ایک حقیقی بہن اور ایک علاتی بہن اور ماں ہے۔

۲۲۔ وارثین میں شوہر اور پانچ پوتریاں ہیں۔

۲۳۔ وارثین میں دو بیویاں اور بیٹی ہے۔

۲۴۔ وارثین میں بیوی ماں باپ اور دو بیٹیاں ہیں اور ترکہ ستائیس لاکھ ہے۔

۲۵۔ وارثین میں دو بیٹے اور بیوی ہے اور ترکہ دس لاکھ ہے اور میت چھ لاکھ کا مقروض ہے۔

۲۶۔ وارثین میں بیوی اور چار بیٹیاں ہیں اور ترکہ پچیس لاکھ کا مکان ہے اور متوفی نے مسجد کے لئے آٹھ لاکھ کی وصیت کی تھی۔

۲۷۔ وارثین میں شوہر اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں اور ترکہ بارہ لاکھ کا مکان ہے اور

مرحومہ نے اس مکان کو مسجد کے لئے وصیت کیا تھا۔

۲۸۔ وارثین میں بیوی اور دو بھائی اور ایک بہن ہے اور ترکہ دس لاکھ ہے اور میت پندرہ لاکھ کا مقروض ہے۔

۲۹۔ وارثین میں بیوی دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ایک بیٹا غیر مسلم ہے ترکہ تیس لاکھ ہے،مرحوم نے مسجد کے لئے دس لاکھ کی وصیت کی تھی۔

۳۰۔ وارثین میں تین بیویاں اور دو بیٹیاں اور تین چچا ہیں،اور ترکہ پچاس لاکھ ہے۔ تقسیم کیجئے۔